۱

(خطبہ عید الاضحیٰ[٭] فرمودہ ۲/دسمبر ۱۹۱۱ء بمقام قادیان)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ ۚ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ۝ اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيٰنِ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ۝ وَجَآءَتْ سَكْرَةُ الْمَوْتِ بِالْحَقِّ ۚ ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ ۝ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ ۚ ذٰلِكَ يَوْمُ الْوَعِيْدِ ۝ وَجَآءَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيْدٌ ۝ لَقَدْ كُنْتَ فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ ۝ وَقَالَ قَرِيْنُهٗ هٰذَا مَا لَدَيَّ عَتِيْدٌ ۝ اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ ۝ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ مُّرِيْبِ ۝ اِلَّذِيْ جَعَلَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَاَلْقِيٰهُ فِي الْعَذَابِ الشَّدِيْدِ ۝ قَالَ قَرِيْنُهٗ رَبَّنَا مَآ اَطْغَيْتُهٗ وَلٰكِنْ كَانَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ ۝ قَالَ لَا تَخْتَصِمُوْا لَدَيَّ وَقَدْ قَدَّمْتُ اِلَيْكُمْ بِالْوَعِيْدِ ۝ مَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَمَآ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلْعَبِيْدِ ۝[۱]

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عام طور پر عیدین میں سورہ قٓ، سورہ جمعہ، سورہ مومنون، سورۂ غاشیہ ان سورتوں کو پڑھا کرتے تھے[۲] اس نسبت سے کہ ان سورتوں میں خصوصیت کے ساتھ اجتماع کے واقعے مذکور ہیں۔ فطرتاً ہر شخص اپنے عیوب ظاہری و باطنی کو پوشیدہ رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ بخلاف اس حالت کے کہ جب مکان میں اپنے خلوت میں ہوتا ہے تو بڑی بے تکلفی سے رہتا ہے۔ کچھ اپنے عیوب اور نقائص کی پرواہ نہیں کرتا۔ مگر جب مجلسوں میں ہوتا

٭ "عید (یوم النحر) کا خطبہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے پڑھا۔ جو ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ (محمد صادق عفی اللہ عنہ ایڈیٹر بدر)"

ہے تو بڑا محتاط ہر امر میں اپنے آپ کو بناتا ہے ڈرتا ہے کہ مبادا کہیں میرا کوئی نقص کسی پر ظاہر ہو جائے یہ ایک فطری تقاضا ہے۔ جو ہر انسان کی طبیعت میں ہوا کرتا ہے۔ بعض انسانوں کو تخلیہ میں اگر کچھ نصیحت کرو تو وہ اُسے خاموشی سے سنتے ہیں۔ مگر وہی نصیحت کی باتیں ان کو جب مجلس میں سنائی جاویں تو اس کو بُرا مناتے ہیں اور سُننا پسند نہیں کرتے۔

سورۃ قٓ[1] میں جو ایک خاص غرض ہے اس کو میں انشاء اللہ بیان کروں گا۔ عید کے دنوں میں عام طور پر زیادہ سے زیادہ دو تین لاکھ انسانوں کا مجمع ہوتا ہے۔ مگر بروز قیامت اولین و آخرین[2] کا اجتماع ہوگا۔ اور وہاں وَجَآءَتۡ کُلُّ نَفۡسٍ مَّعَہَا سَآئِقٌ وَّ شَہِیۡدٌ کا نظارہ ہوگا۔ اور وہاں یہ دیکھا جاوے گا کہ لباس التقوٰی سے مزین ہو کر کون آیا ہے۔ اور اس لباس تقوٰی پر کس کس کے عیب دار داغ پڑے ہوئے ہیں۔ اور کس کے تقوٰی کے کپڑے بے عیب اور میل کچیل سے پاک صاف ہیں[3]۔ کیسی ذلت کی بات ہے کہ وہاں دوست دشمن خویش و اقارب اور ماں باپ سب حاضر ہوں گے۔[4] جو کچھ بدی دنیا میں کسی نے یہاں کی ہوگی وہ تمام اولین و آخرین کے سامنے ظاہر ہونے لگے گی۔ اور متعین قرین بھی شہادت دے گا۔ کہ ھٰذَا مَا لَدَیَّ عَتِیۡدٌ۔ پھر وہاں بحثیں بھی ہونے لگیں گی۔ مجرم اپنی بریت ظاہر کرنے کے لئے حیلے حوالے کرنے لگے گا اور الزام دوسرے پر پھینکنا چاہے گا۔ آگے سے قرین یوں کہکر رد کرے گا۔ رَبَّنَا مَآ اَطۡغَیۡتُہٗ وَ لٰکِنۡ کَانَ فِیۡ ضَلٰلٍۭ بَعِیۡدٍ۔ پروردگار احکم الحاکمین کی جناب سے یوں فیصلہ ہوگا کہ یہ وقت بحث مباحثات کا نہیں ہے۔ لَا تَخۡتَصِمُوۡا لَدَیَّ وَ قَدۡ قَدَّمۡتُ اِلَیۡکُمۡ بِالۡوَعِیۡدِ اور ارشاد ہوگا کہ ہم نے پہلے ہی سے نذیر بھیج کر آج کے دن کی مصیبت سے تم کو آگاہ کر دیا تھا۔ مَا یُبَدَّلُ الۡقَوۡلُ لَدَیَّ وَ مَاۤ اَنَا بِظَلَّامٍ لِّلۡعَبِیۡدِ۔ فیصلہ کرنے میں کسی پر ظلم نہیں کروں گا۔ میرے حضور میں چالاکیوں سے جو حق الامر ہے اس میں تبدل و تغیر راہ نہیں پا سکتی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ یوم الجزاء اور اجتماع عظیم کے دن کے لئے لباس التقوٰی سے مزین ہو کر دنیا سے جاویں اور اپنے پروردگار سے پاک و صاف ملیں۔ آمین ثم آمین۔ (بدر قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۲)

[1] ق ۵۰ : ۱۷ تا ۳۰

[2] جامع ترمذی کتاب العیدین باب القراءة فی العیدین صحیح مسلم کتاب الصلوٰة باب القراءة فی الجمعة (غالباً سہو کتابت کی وجہ سے سورۃ مومنون لکھا گیا ہے۔ یہ دراصل سورۃ منافقون ہے۔ تمام روایات اسی پر متفق ہیں)

[3] صحیح بخاری کتاب الانبیاء باب یزفون النسلان فی المشی۔

[4] تفسیر دُرِّ منثور جلد ۳ صفحہ ۷۷ زیر آیت لباس التقوٰی ذٰلک خیر۔ [5] ہود ۱۱ : ۱۰۴